41643 ـ ميت كے عذاب ميں تخفيف كے ليے قبر پر تازه شاخ ركھنا

سوال

ميں نے ايك حديث سنى ہے جس ميں بيان كيا گيا ہےكہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے دو قبروں پر تازه شاخيں ركھى تھيں تا كہ قبر كے عذاب ميں تخفيف اور كمى ہو، اور ميں ايسا كرنے كى حكمت سے واقف نہيں، كيا ہمارے ليے بھى ايسا عمل كرنا مشروع ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

اول:

جى ہاں يہ ثابت ہے كہ نبىكريم صلى اللہ عليہ وسلم دو قبروں كے پاس سے گزرے اور فرمانے لگے:

" ان دونوں قبر والوں كو عذاب ہو رہا ہے، اور يہ عذاب انہيں كسى بڑى چيز كى بنا پر نہيں.

پھر آپ صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا: كيوں نہيں، ان ميں سے ايك تو غيبت اور چغلى كرتا تھا، اور دوسرا پيشاب كى چھينٹوں سے نہيں بچتا تھا "

راوى بيان كرتے ہيں كہ: پھر رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے ايك تازه شاخ لى اور اسے دو حصے كر كے ہر ايك قبر پر گاڑھ ديا، اور پھر فرمايا:

" اميد ہے كہ جب تك يہ خشك نہيں ہونگى ان سے تخفيف اور كمى كى جائيگى "

صحيح بخارى حديث نمبر (1378) صحيح مسلم حديث نمبر (292).

اور يہ اس كى دليل ہے كہ ہو سكتا ہے اس عذاب ميں كمى اور تخفيف ہو جائے، ليكن اس تازه شاخ كى عذاب كى تخفيف سے كيا مناسبت ہے ؟

اس كے جواب ميں كئى ايك قول ہيں:

1 ـ اس لیے کہ یہ دونوں تازہ شاخیں خشک ہونے تك اللہ تعالی کی تسبیح بیان کرتی ہیں، اور تسبیح و تحمید میت سے عذاب میں کمی کا باعث ہے، ہوسکتا ہے اس مستنبط علت سے یہ نکالا گیا ہے ـ اور یہ بعید ہے ـ کہ انسان کے لیے قبرستان جا کر قبروں کے پاس حمد و ثنا بیان کرنا مسنون ہے تا کہ میت کے عذاب میں تخفیف ہو.

2 ـ اور بعض علماء کا کہنا ہے: یہ تعلیل ضعیف اور کمزور ہے، کیونکہ شاخ تو ہر حالت میں تسبیح بیان کرتی ہیں چاہے وہ تازہ ہو یا خشك، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

ساتوں آسمان اور اور زمین اور ان میں جو کچھ ہیں سب اس اللہ کی تسبیح بیان کرتی ہے، اور ہر چیز اللہ سبحانہ و تعالی کی تسبیح بیان کرتی ہے لیکن تم ان کی تسبیح کو سمجھ نہیں سکتے الاسراء (44).

اور یہ تو ثابت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پتھر اور کنکریاں بھی تسبیح بیان کرتے تھے حالانکہ یہ خشك ہیں، تو پھر علت کیا ہوئی ؟

علت یہ ہے کہ:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالی سے امید رکھی کہ جب تك یہ شاخیں خشك نہ ہونگی ان کے عذاب میں کمی ہو گی، یعنی یہ مدت کوئی زیادہ اور لمبی نہیں یہ اس لیے کہ ان کے فعل کے اجتناب کرنے اور ڈرانے کے لیے کیونکہ ان کا فعل بڑا تھا جیسا کہ روایت میں آیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" کیونکہ نہیں یہ بڑا ہے "

ایك شخص تو پیشاب سے نہیں بچتا تھا، اور جب پیشاب سے اجتناب نہ کیا تو اس نے نماز بغیر وضوء اور طہارت کیے ادا کی.

اور دوسرا چغلی اور غیبت کیا کرتا تھا، اللہ تعالی اس سے بچا کر رکھے، اور لوگوں کے درمیان عداوت و دشمنی اور بغض پیدا کرتا، تو یہ معاملہ بھی بڑا ہے.

اس حدیث کے معنی اور شرح میں یہی زیادہ اقرب ہے کہ یہ وقتی شفاعت تھی تا کہ اپنی امت کو اس سے بچنے کا کہا جائے، نہ کہ مستقل اور ہمیشہ کی شفاعت سے بخل.

دوم:

بعض علماء کرام ـ اللہ انہیں معاف کرے ـ کا کہنا ہے:

انسان کے لیے قبر پر تازہ شاخ یا چھڑی رکھنی مسنون ہے تا کہ اس کے عذاب میں تخفیف ہو، لیکن یہ استنباط بہت بعید ہے، اور ہمیں درج ذیل امور کی بنا پر ایسا کرنا جائز نہیں:

اول:

ہمارے لیے تو یہ منکشف نہیں ہوا کہ اس شخص کو عذاب ہو رہا ہے، بخلاف رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ اللہ سبحانہ و تعالی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بذریعہ وحی ان دونوں قبروں کی حالت کو منکشف کر دیا تھا.

دوم:

جب ہم ایسا کرتے ہیں تو ہم نے میت کے ساتھ اچھا سلوك نہیں کیا، کیونکہ ہم نے اس کے بارہ میں غلط گمان اور ظن سوء رکھا کہ اسے عذاب ہو رہا ہے، حالانکہ ہمیں کیا علم کہ اسے عذاب کی بجائے نعمتیں دی جا رہی ہوں، ہو سکتا ہے یہ میت ان میں سے ہو جن پر اللہ تعالی نے مغفرت کے بہت سارے اسباب میں سے کسی سبب کے باعث موت سے قبل ہی مغفرت و بخشش کا انعام کر دیا ہو، اور جب اسے موت آئی تو رب العباد نے اسے معاف کر دیا ہو، تو اس طرح وہ عذاب کا مستحق ہی نہیں رہتا.

سوم:

یہ استنباط سلف صالح رحمہم اللہ کے طریقہ کے خلاف ہے، چنانچہ یہ عمل سلف رحمہم اللہ کے طریقہ اور سنن میں شامل نہیں تھا، حالانکہ وہ لوگ تو سب لوگوں سے زیادہ شریعت کا علم رکھنے والے تھے.

چہارم:

اللہ سبحانہ و تعالی نے ہمارے لیے اس سے بھی بہتر چیز بیان کی ہے وہ یہ کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میت دفن کرنے سے فارغ ہوتے اور قبر کے پاس کھڑے ہو کر فرماتے:

" اپنے بھائی کے لیے بخشش و ومغفرت طلب کرو، اور اس کی ثابت قدمی کی دعا کرو، کیونکہ اس وقت اس سے سوال کیا جا رہا ہے " انتہی

ماخوذ از: فتاوی الشیخ محمد بن عثیمین رحمہ اللہ (2 / 30) کچھ کمی و بیشی کے ساتھ.

واللہ اعلم .